السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے ؟ بعض علماء کرام اس دور میں اس بار پر بہت زور دے رہے ہیں کہ کھالیں صرف اور صرف مساکین اور محتاجوں کا حق ہے ۔ مجاہدین کو قربانی کی کھالیں دینا درست نہیں ۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کر کے عند اللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زندگی کے تمام مسائل کی طرح قربانی کی کھالوں کے مصرف کے لئے بھی ہمیں قرآن وسنت کو دیکھنا ہوگا اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ معلوم ہوجانے کے بعد ہمیں اس پر کاربند رہنا ہوگا اور یہی مومن کی شان ہے ۔ قربانی کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو حج یا عمرہ کے موقع پر حرم میں کی جاتی ہے ، دوسری وہ جو عیدالاضحی کے موقع پر تمام دنیا کے مسلمان اپنے اپنے گھر میں کرتے ہیں ۔

قرآن مجید میں پہلی قسم کی قربانی کے متعلق فرمایا گیا :

فَكُلوا مِنها وَأَطعِمُوا القانِعَ وَالمُعتَرَّ...٣٦ ...الحج

''تم اس میں سے کھاؤ اور ان کو دو جو مانگتے نہیں اور جو مانگتے ہیں ۔ '' (الحج : ٣٦)

دوسری قسم کی قربانی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((كلوا وأطعموا وادخروا))

''کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرلو ۔ '' (بخاری ومسلم بحوالہ نیل الاوطار ، ص ١٢٧ ، ج ٥)

اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت خود بھی کھائے اور احباب واقرباء اور فقراء ومساکین کو بھی دے ۔ قربانی کی کھالوں کا مصرف بھی وہی ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے یعنی خود بھی استعمال کرسکتا ہے احباب واقرباء کو بھی دے سکتا ہے اور صدقہ بھی کرسکتا ہے ۔ اس کی دلیل صحیح مسلم کی حدیث ہے : اُم المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کے دنوں میں بادیہ والوں کے کچھ گھر مدینہ میں آگئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن کے لئے گوشت رکھ کر باقی صدقہ کردو ۔ جب بعد والا سال گیا تو لوگوں نے کہا : ''لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیزے بناتے اور چربی پگھلاتے ہیں ۔ '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بات کیا ہے ؟ انہوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو تمہیں صرف ان لوگوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو باہر سے آگئے تھے ۔ اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو ۔ '' (صحیح مسلم ، کتاب الاضاحی حدیث ١٩٧١)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گوشت کی طرح کھال خود بھی استعمال کرسکتا ہے ۔ دوستوں ، رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے اور صدقہ بھی کرسکتا ہے ۔ البتہ دوسری احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے گوشت یا کھال فروخت کر کے اس کی رقم استعمال نہیں کرسکتا ۔ ہاں اگر کھال صدقہ کردے اور گوشت کا زیادہ سے زیادہ حصہ بھی صدقہ کردے تو بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر ایسا ہی کیا تھا ۔ صحیح بخاری میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

((إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أمرہ أن یقوم علی بدنہ وأن یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کی نگرانی کریں اور تمام قربانیوں ک گوشت اور چمڑے اور ان کے جل تقسیم کردیں ۔ '' (صحیح بخاری ٢٣٢ ، اصح المطابع)

صحیح مسلم میں یہ لفظ ہیں "وأن أتصدق بلحمھا '' مجھے حکم دیا کہ میں ان کا گوشت اور چمڑے اور جل صدقہ کردوں ۔ ''

جو لوگ کہتے ہیں کہ کھالیں صرف فقراء ومساکین کا حق ہے ان پر لازم ہے کہ مذکورہ بالا احادیث کے مقابلے میں ایسی حدیث پیش کریں کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ کھالیں صرف فقراء ومساکین کا حق ہے اور ایسی حدیث وہ کبھی بھی پیش نہیں کرسکتے ۔ ہمارے جن مہربانوں نے فتویٰ دیا ہے کہ مجاہدین کے لئے کھالیں جائز نہیں اور جن لوگوں نے انہیں کھالیں دی ہیں ، ان کی قربانیاں ضائع ہوگئیں انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے ۔ کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ قربانی کی کھالیں صرف فقراء ومساکین کا حق ہے تب بھی ان کے سب سے زیادہ مستحق مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں وقف کردی ہے اور جہاد میں مصروفیت کی وجہ سے کاروبار نہیں کرسکتے ۔ خود اللہ نے صدقات کا مصرف یہ لوگ قرار دیئے ہیں :

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا...﴿٢٧٣﴾... البقرة

''صدقات ان فقراء کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ (جہاد) میں روکے ہوئے ہیں، زمین میں (کاروبار وغیرہ) کے لئے سفر نہیں کر سکتے، سوال سے بچنے کی وجہ سے ناواقف انہیں غنی گمان کرتا ہے تو انہیں ان کی علامت سے پہچانے گا۔ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔'' (البقرہ : ۲۷۳)

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ان مہربانوں کو بھی جہاد میں مصروف نوجوانوں کی حالت سے واقفیت نہیں ہے کہ وہ معاشی طور پر کتنے مشکل حالات میں ہیں میں نے خود مرکزالدعوۃ والارشاد کے معسکرات میں دیکھا ہے کہ دورۂ خاصہ کی تین ماہ کی شدید ترین ٹریننگ کے دوران بعض اوقات مرکز کے لئے ایسے مشکل حالات پش آجاتے ہیں کہ وہ جہاد کی تربیت میں مصروف نوجوانوں کے لئے اسلحہ اور لباس کا مکمل انتظام بھی نہیں کر سکتے۔ مگر آفرین ہے ان نوجوانوں پر جو بعض اوقات پھٹے پرانے کپڑوں اور سادہ چپل کے ساتھ سخت پہاڑوں پر یہ دورہ مکمل کرتے ہیں مگر نہ اُف کرتے ہیں، نہ حرفِ شکایت زبان پر لاتے ہیں اور نہ ہی کسی سے سوال کرتے ہیں۔ ہاں ناواقف لوگ ان کی خودداری اور چہرے کی چمک دیکھ کر یہی کہتے ہیں کہ ان کے پاس بے شمار دولت ہے۔

تو غور کرنا چاہیے کہ اگر مجاہدین فی سبیل اللہ پر خرچ کرنے سے قربانی ضائع ہوتی ہے تو مدارس کے طلباء پر قربانی کی کھال صرف کرنی کس طرح جائز ہے اور دونوں کا فرق کیا ہے۔ بعض علماء مجاہدین کی مخالفت کرتے ہیں اور مدارس کے لئے کھالیں مانگتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دونوں پر خرچ کرنا چاہیے۔ کھالیں حسبِ ضرورت مجاہدین اور مدارس سب کو دینی چاہئیں۔ ہم نے کتاب وسنت کی تعلیم دینے والے مدارس کو ہمیشہ اپنے ادارے سمجھا ہے۔ تعلیم بھی ضروری ہے اور جہاد بھی۔ اسلام کے ایک فریضے کو ماننا اور دوسرے کی مخالفت کرنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ اگر حقیقت دیکھی جائے تو ان مدارس و مساجد کی حفاظت کے لئے بھی جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف نوجوانوں پر خرچ کرنا لازم ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو سمرقند و بخارا اور ہندوستان و ہسپانیہ کی مساجد و مدارس کا حال ملاحظہ فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ